سوال

(21)امام مسجد کا کفر کی حد تک گناہ کر کے توبہ کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک آدمی پیش امام مسجد کا ہے وہ ایک ایسا کام کرتا ہے کہ کفر کو پہنچ جاتا ہے اور پھر اس سے توبہ کرتا ہے اور دوسری دفعہ پھر وہی کام کرتا ہے اور پھر توبہ کرتا ہے آخر کو کوئی مرتبہ کرتا ہے اس کی توبہ قبول ہوئی یا نہیں اب اس پر کفارہ یا تعزیر آتی ہے یا نہیں بینوا توجروا۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صورت مسئولہ میں معلوم ہو کہ اگر وہ امام خالص دل سے توبہ کرتا ہے۔ اور پھر اتفاق سے مبتلا ہوجاتا ہے اور پھر نادم شرمندہ ہو کر توبہ کرتا ہے اور پھر اخیر میں مبتلا ہو کر خلوص دل سے توبہ کرتا ہے تو اس کی توبہ قبول ہوجاوے گی۔ حدیث شریف میں آیا ہے :

"التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ"[1]

یعنی گناہ سے توبہ کرنے والا مثل بے گناہ کے ہے۔ واللہ اعلم بالصواب حررہ السید ابوالحسن عفی عنہ (سید محمد نذیر حسین)

ھوالموفق :۔

جب کوئی شخص خالص دل سے توبہ نصوح کرے گا تو اس کی توبہ قبول ہوگی گو پہلے کئی مرتبہ توبہ کر کے توڑ چکا ہو :

"أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (إِنَّ عَبْدًا أَصَابَ ذَنْبًا، وَرُبَّمَا قَالَ : أَذْنَبَ ذَنْبًا، فَقَالَ : رَبِّ أَذْنَبْتُ، وَرُبَّمَا قَالَ : أَصَبْتُ، فَاغْفِرْ لِي، فَقَالَ رَبُّهُ : أَعَلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ، وَيَأْخُذُ بِهِ، غَفَرْتُ لِعَبْدِي، ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ أَصَابَ ذَنْبًا، أَوْ أَذْنَبَ ذَنْبًا، فَقَالَ : رَبِّ، أَذْنَبْتُ، أَوْ أَصَبْتُ آخَرَ، فَاغْفِرْهُ، فَقَالَ : أَعَلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ، وَيَأْخُذُ بِهِ، غَفَرْتُ لِعَبْدِي، ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ أَذْنَبَ ذَنْبًا، وَرُبَّمَا قَالَ : أَصَابَ ذَنْبًا قَالَ : قَالَ : رَبِّ أَصَبْتُ، أَوْ قَالَ : أَذْنَبْتُ آخَرَ، فَاغْفِرْهُ لِي، فَقَالَ : أَعَلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ، وَيَأْخُذُ بِهِ، غَفَرْتُ لِعَبْدِي، ثَلَاثًا، فَلْيَعْمَلْ مَا شَاءَ)

"یعنی ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک بندہ نے ایک گناہ کیا پس کہا! اے میرے رب میں نے ایک گناہ کیا ہے سو تو اس کو بخش دے پس اللہ تعالیٰ نے کہا! کہ کیا میرے بندے نے جانا کہ اس کا رب ہے جو گناہ کو بخشتا ہے اور اس کی وجہ سے اسے پکڑتا ہے میں نے اس کے گناہ بخش دیے پھر جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ٹھیرا رہا پھر اس نے ایک گناہ کیا اور کہا! کہ اے میرے رب میں نے ایک گناہ کیا ہے سو اس کو تو بخش دے پس اللہ تعالیٰ نے کہا کہ کیا میرے بندے

نے جانا کہ اس کا رب ہے جو گناہ کو بخشتا ہے اور اس کی وجہ سے اس کو پکڑتا ہے میں نے اس کے گناہ کو بخش دیا پس جو چاہے وہ کرے روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے ولنعم ما قیل۔

این درگہ ما درگہ نومیدی نیست

صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

پس صورت مسئولہ میں پش امام جب اپنے گناہ کے کام سے توبہ نصوح کرے گا تو اس کی توبہ قبول ہوگی اور وہ گناہ کا کام جس کا وہ مرتکب ہوا ہے اگر موجب کسی کفارہ شرعیہ کا ہے تو وہ کفارہ اس پر لازم ہوگا ورنہ نہیں۔ کتبہ محمد عبدالرحمان عفا اللہ عنہ۔

---

[1] ۔گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اس نے کوئی گناہ کیا ہی نہیں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی نذیریہ

جلد:2،کتاب التوبہ :صفحہ:69

محدث فتویٰ